

## غیر مسلم کے ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت بنا کر دینا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی ہندو شخص اپنے بتوں کے چڑھاوے کے لئے کسی جانور کو خود اپنے ہاتھ سے ذبح کر دے، تو کیا بطورِ قصاب، اجرت پر اس جانور کا صرف گوشت بنا کر دیا جاسکتا ہے، جبکہ ذبح کرنے میں اس قصاب کا کوئی کردار نہ ہو؟

جواب

جس جانور کو کسی غیر کتابی کافر جیسے کہ ہندو یا مجوسی وغیرہ نے ذبح کیا ہو، یہ جانور حلال نہیں، بلکہ مردار ہے۔ اور کفار بھی چونکہ فروعی شرعی احکام کے مکلف ہوتے ہیں، تو اس کا کھانا شرعاً غیر مسلم کے لئے بھی جائز نہیں، لہذا اس جانور کا گوشت بنا کر دینا درج ذیل دو وجوہات کی بنیاد پر شرعاً ناجائز و ممنوع ہے :

(1)۔ کافر کو کھانے کے لئے مردار کا گوشت بنا کر دینا اس کو کھانے پر مدد کرنا ہے، جبکہ ہماری شریعتِ مطہرہ نے گناہ پر معاونت کو بھی ناجائز و گناہ قرار دیا ہے اور گناہ پر اجارہ بھی جائز نہیں، لہذا کافر کو مردار جانور کا گوشت بنا کر دینا، خواہ اجرت پر ہو یا بلا اجرت، کسی صورت بھی جائز نہیں۔

(2)۔ شراب اور مردار جانور وغیرہ چونکہ نجس ہوتے ہیں اور مردار کا گوشت بنانے میں بلا ضرورتِ شرعیہ اس کو ہاتھ لگانا اور اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ رکھنا پایا جائے گا، جو کہ شرعاً جائز نہیں، کیونکہ بلا حاجت نجاست سے متلوٹ ہونا، جائز نہیں، اور نجاست کو یوں اٹھانا بھی جائز نہیں جیسا کہ فقہائے کرام نے فرمایا کہ مردار کو اٹھا کر کتوں کے آگے بھی نہیں ڈال سکتے، کیونکہ اس میں بلا ضرورتِ شرعی نجاست کو اٹھانا پایا جا رہا ہے۔

غیر کتابی کافر کا ذبیحہ حلال نہیں، بلکہ مردار ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا دَبَّرَ الْكَافِرُونَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے۔ (پارہ 6، سورۃ المائدہ، آیت 5)

اس آیتِ مبارکہ کے تحت البحر المحیط میں ہے: ”والظاهر أن ذبيحة المجوسي لا تحل لأنهم ليسوا من الذين أوتوا الكتاب“ ترجمہ: ظاہر یہ ہے کہ مجوسی کا ذبیحہ ہمارے لیے حلال نہیں، کیونکہ وہ اہل کتاب میں سے نہیں۔ (البحر المحیط، جلد 4، صفحہ 183، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

در مختار شرح تنویر الابصار میں ہے: ”(لا) تحل (ذبیحة) غیر کتابی من (وثنی و مجوسی)“ ترجمہ: غیر کتابی جیسے کہ وثنی اور مجوسی کا ذبیحہ حلال نہیں۔ (در مختار علی تنویر الابصار، صفحہ 640، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”جو قصد تکبیر نہ کہے گا یا حرام الذبیحہ مثلاً ہندو، مجوسی، مرتد ہوگا تو جانور حرام مردار ہو جائے گا۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 20، صفحہ 244، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

کفار بھی فروعات کے مکلف ہیں اور مردار کھانا ان کے لئے بھی حرام ہے، چنانچہ البحر الرائق میں ہے: ”ہما حرامان علیہما لأن الکفار مخاطبون بالحرمان، وهو الصحیح من مذهب أصحابنا“ ترجمہ: یہ دونوں (شراب اور مردار) کفار پر بھی حرام ہیں، کیونکہ یہ حرام امور (سے بچنے) کے مکلف ہیں اور ہمارے اصحاب کا صحیح مذہب یہی ہے۔ (البحر الرائق، جلد 6، صفحہ 117، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاویٰ رضویہ میں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”صحیح یہ ہے کہ کفار بھی مکلف بالفروع ہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 16، صفحہ 382، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

کافر کو مردہ جانور کا گوشت بنا کر دینا، گناہ پر معاونت ہے، جو کہ شرعاً سخت ناجائز و گناہ ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَعَاوُنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ شدید عذاب دینے والا ہے۔ (پارہ 6، سورۃ المائدہ، آیت 2)

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں امام ابو بکر احمد بن علی قاضی جصاص حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 370ھ/980ء) لکھتے ہیں: ”نہی عن معاونة غیرنا علی معاصی اللہ تعالیٰ“ ترجمہ: (مذکورہ آیت مبارکہ میں) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں پر دوسروں کی مدد کرنے سے ممانعت کی گئی ہے۔ (احکام القرآن للجصاص، جلد 2، صفحہ 381، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”معصیت پر اعانت خود ممنوع و معصیت (ہے)۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 17، صفحہ 149، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

البنایہ شرح الہدایہ میں ہے: ”(ولا أن یسقی ذمیا): أي ولا یجوز، لأن فیہ اقتراباً للخم، وهو مأثور بالاجتناب عنه وإعانة علی المعصية“ ترجمہ: ذمی (کافر) کو شراب پلانا بھی جائز نہیں، کیونکہ اس میں شراب سے قربت اختیار کرنا ہے، حالانکہ اس سے اجتناب کا حکم ہے اور اس لئے بھی یہ جائز نہیں کہ یہ معصیت پر اعانت ہے۔ (البنایہ شرح الہدایہ، جلد 12، صفحہ 398، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

یونہی فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”ویوقد تحت قدرہ إذا لم یکن فیہا میتة أو لحم خنزیر“ ترجمہ: اور اس (کافر باپ) کی ہانڈی کے نیچے مسلمان بیٹا آگ جلا سکتا ہے، جبکہ اس میں مردار یا خنزیر کا گوشت نہ ہو۔ (الفتاویٰ عالمگیری، جلد 5، صفحہ 431، مطبوعہ مطبعة مصطفى

البابی، مصر)

معصیت پر اجارے کے متعلق شمس الآئمه، امام سہر خسی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سال وفات: 483ھ/1090ء) لکھتے ہیں: ”ولا تجوز الإجارة على شيء من الغناء والنوح والمزامير والطبل وشيء من اللهو؛ لأنه معصية والاستئجار على المعاصي باطل“ ترجمہ: گانے، نوحہ کرنے، مزامیر یا طبلہ بجانے وغیرہ پر اور لہو کے کسی کام پر اجارہ جائز نہیں، کیونکہ یہ معصیت ہے اور معصیت پر اجارہ باطل ہے۔ (البسوط للسرخسی، جلد 16، صفحہ 37، 38، مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت)

امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”وہ (ملازمت) جس میں خود ناجائز کام کرنا پڑے... ایسی ملازمت خود حرام ہے، اگرچہ اس کی تنخواہ خالص مالِ حلال سے دی جائے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 19، صفحہ 515، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

بلا ضرورت شرعی نجاست کو اٹھانے کے متعلق امام قوام الدین الکاکی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 749ھ) لکھتے ہیں: ”لا تحمل الميتة إلى الكلب ولو نقل الكلب إلى الميتة لا بأس به، وكذا الفأرة لا تحمل إلى الهرة، ولكن الهرة تحمل إلى الفأرة كيلا تصير حاملا للنجاسة بلا ضرورة“ ترجمہ: مردار کو کتے کے پاس اٹھا کر نہیں لایا جائے گا اور اگر کتے کو مردار کی جانب لے آئے، تو شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں، یونہی چوبیا کو اٹھا کر بلی کی جانب نہیں لایا جائے گا، بلکہ بلی کو چوبیا کی جانب لائیں گے، تاکہ یہ شخص بلا ضرورت، نجاست کو اٹھانے والا نہ ہو جائے۔ (معراج الدرایہ فی شرح الہدایہ، جلد 8، صفحہ 198، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

تبیین الحقائق میں ہے: ”قال شیخ الإسلام خواہر زادہ قالوا یجب أن تحمل الخل إلى الخمر ولا تحمل الخمر إلى الخل كي لا يصير حاملا للنجاسة من غير حاجة ونظير هذا ما قالوا في الميتة أن تدعو الكلاب إلى الميتة ولا تحمل الميتة إلى الكلاب“ ترجمہ: شیخ الاسلام خواہر زادہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فقہائے کرام سے نقل فرماتے ہیں کہ سر کے کو شراب کی جانب اٹھا کر لانا لازم ہے، جبکہ شراب کو اٹھا کر سر کے کی جانب نہیں لایا جائے گا، تاکہ یہ بلا ضرورت نجاست کو اٹھانے والا قرار نہ پائے اور اس کی نظیر وہ مسئلہ ہے کہ کتوں کو مردار کی جانب لایا جائے گا، جبکہ مردار کو کتوں کی جانب نہیں لایا جائے گا۔ (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، جلد 7، صفحہ 108، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”جس کسی نے یہ کہا کہ سور اور مردار کا گوشت پکانے اور غیر مسلموں کو کھلانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا یا کچھ مضائقہ نہیں اور خطرہ نہیں وہ شخص مذکور غلط بات کہنے کا مرتکب ہوا بغیر علم و تحقیق کے اس قسم کا فیصلہ صادر کر دینا ہرگز مناسب نہیں بغیر شرعی مجبوری کے گندگیوں سے آلودہ ہونا سخت ممنوع اور ناجائز ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 21، صفحہ 616، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: Pin-7169

تاریخ اجراء: 07 صفر المظفر 1448ھ/22 جولائی 2026ء



## *Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)*



[www.fatwaqa.com](http://www.fatwaqa.com)



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



[feedback@daruliftaahlesunnat.net](mailto:feedback@daruliftaahlesunnat.net)